جامعہ محمد موسیٰ روحانی بازی

تعداد ''نمازِ تراویح'' احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نماز تراویح سے متعلق انتہائی اہم تحقیقی مضمون



دار الافتاء والتحقیق

برہان پورہ، رائیونڈ، لاہور، پاکستان

Ph: +92-35398569 / 37568430

email: jamiaruhanibazi@gmail.com

www.jamiaruhanibazi.org



جامعہ محمد موسیٰ روحانی بازی

اپنے مالوں کو زکوۃ کے ذریعے محفوظ بناؤ اور اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔
(الحدیث۔ابوداؤد)

اپنے والدین اور دیگر پیاروں کے احسانات کا بدلہ دیجئے

آپ کی زکوۃ، صدقات، فطرہ اور عطیات کا بہترین مصرف



فلاحی خدمات کو جاری رکھنے کیلئے دست تعاون بڑھائیے!

شعبہ جات

- شعبہ دینی تعلیم
- شعبہ اقتصادِ اسلامی
- شعبہ الافتاء والتحقیق
- شعبہ عصری تعلیم
- شعبہ صحت
- شعبہ التسجیلات الاسلامیہ
- شعبہ فلکیات
- شعبہ نشرواشاعت
- شعبہ فراہمی ملبوسات وخوراک

درج ذیل تعمیراتی سامان مہیا کر کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیجئے

سیمنٹ | اینٹ | کرش | سریا











زکوۃ، صدقات، عطیات، عشر، فطرانہ کیلئے مختص اکاؤنٹ
PK56 MEZN 0002 0401 0041 6906
جامعہ محمد موسیٰ البازی، میزان بینک لمیٹڈ، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور

صرف مسجد کے امور کیلئے مختص عطیات کا اکاؤنٹ
PK86 MUCB 0104 8010 1002 1330
جامعہ محمد موسیٰ البازی، مسلم کمرشل بینک لمیٹڈ، وحدت روڈ برانچ، لاہور

Ph: +92-35398569 / 37568430 email: jamiaruhani@gmail.com
برہان پورہ، رائیونڈ، لاہور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعداد ''نمازِتراویح'' احادیث مبارکہ کی روشنی میں

قابل غور بات:۔۔یاد رکھیں!۔۔نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ۔۔نمازِ تراویح۔۔فرض نہیں۔۔بلکہ۔۔سنت موٌکدہ ہے۔۔البتہ ۱۴۰۰ سال سے جاری عمل کے خلاف۔۔بعض حضرات بیس رکعت نمازِ تراویح کو۔۔بدعت۔۔یا۔خلافِ سنت قرار دینے میں۔۔ہر سال رمضان۔۔اور۔۔رمضان سے قبل۔۔اپنی صلاحیتوں کا بیشتر حصہ صرف کرتے ہیں۔۔جس سے امت مسلمہ کے عام طبقہ میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔۔حالانکہ۔۔اگر کوئی شخص ''آٹھ'' کی جگہ ''بیس'' رکعت پڑھ رہا ہے۔۔تو یہ اس کے لیے بہتر ہی تو ہے۔۔کیونکہ۔۔قرآن وحدیث کی روشنی میں ساری امت مسلمہ متفق ہے کہ۔۔رمضان کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے۔۔۔نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت سے۔۔امت مسلمہ جماعت کے ساتھ ۲۰ ہی رکعت تراویح پڑھتی آئی ہے۔۔حرمین (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں آج تک کبھی بھی آٹھ رکعت تراویح نہیں پڑھی گئیں۔

اس موضوع یعنی ''تعدادِ نمازتراویح'' سے متعلق۔۔احادیث مبارکہ کا جتنا بھی ذخیرہ موجود ہے۔۔کسی بھی ایک صحیح ،معتبر،اور غیر قابل نقد وجرح حدیث میں۔۔نبی اکرم ﷺ سے تراویح کی تعدادِ رکعت کا واضح ثبوت نہیں ملتا ہے۔۔البتہ۔۔بعض احادیث میں جن کی سند میں یقینا کچھ ضعف موجود ہے بیس رکعت کا ذکر ہی ملتا ہے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں۔۔بیس رکعت تراویح۔۔اور۔۔تین رکعت وتر۔۔جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام ہوا۔جیسا کہ۔۔محدثین،فقہا،مورخین اور علماء کرام نے تسلیم کیا ہے۔۔علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ۔۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں جمع کیا تو وہ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔۔حضرت عمر فاروق ان خلفاء راشدین میں سے ہیں۔۔جن کی بابت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ۔۔میری سنت۔۔اور۔۔میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو۔۔اور۔۔اسی کو ڈاڑھوں سے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ۔۔حضور اکرم ﷺ نے ڈاڑھوں کا ذکر اس لیے کیا کہ۔۔ڈاڑھوں کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔۔لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام عینِ سنت ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ ج ۲ ص ۴۰۱،ج ۲۲ ص ۴۳۴)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات۔۔۵۷ یا ۵۸ ہجری۔۔میں ہوئی۔۔اور۔۔سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے۔۔۱۵ ہجری۔۔میں تراویح کی جماعت حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں باقاعدہ شروع فرمائی۔۔اور۔۔یہ بیس رکعات تراویح تقریبا۔۔۴۲ سال تک۔۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کی زندگی میں پڑھائی جاتی رہیں۔۔

اگر۔۔بیس رکعات تراویح کا عمل بدعت ہوتا۔۔تو۔۔ ۱۴۰۲ سال۔۔کے طویل عرصہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔۔آٹھ رکعت والی حدیث کو۔۔بیس رکعت پڑھنے والوں کے خلاف۔۔پیش کرنا ثابت ہوتا۔۔ حالانکہ۔۔ایسا نہیں ہوا۔۔بلکہ سعودی عرب کے نامور عالم، مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے (سابق جج) قاضی الشیخ عطیہ محمد سالمؒ (متوفی ۱۹۹۹) نے نماز تراویح کی چودہ سو سالہ تاریخ پر عربی زبان میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ۔۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت سے آج تک حرمین (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں کبھی بھی ۲۰ سے کم تراویح نہیں پڑھی گئیں۔

تراویح کے معنی

بخاری شریف کی مشہور و معروف شرح لکھنے والے حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے تحریر کیا ہے کہ۔۔تراویح "ترویحہ" کی جمع ہے۔۔اور۔۔ترویحہ کے معنی "ایک دفعہ آرام کرنا" ہے۔۔ جیسے "تسلیمہ" کے معنی "ایک دفعہ سلام پھیرنا" ہے۔۔رمضان المبارک کی راتوں میں۔۔نمازِ عشاء کے بعد۔۔باجماعت نماز کو تراویح کہا جاتا ہے۔۔کیونکہ۔۔صحابہ کرام کا اتفاق اس امر پر ہو گیا کہ۔۔ہر دو سلاموں (یعنی چار رکعت) کے بعد۔۔کچھ دیر آرام فرماتے تھے۔۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب صلاۃ التراویح)

نماز تراویح کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔"جو شخص رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہو، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم) ۔۔۔ثواب کی امید رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ شہرت اور دکھاوے کے لیے نہیں۔۔ بلکہ۔۔خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے عبادت کی جائے۔

نماز تراویح کی تعدادِ رکعت

تراویح کی "تعدادِ رکعت" کے سلسلہ میں۔۔علماء کرام کے درمیان اختلاف ہے۔۔تراویح پڑھنے کی اگر چہ بہت فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے۔۔لیکن۔۔فرض نہ ہونے کی وجہ سے تراویح کی تعدادِ رکعت میں یقیناً گنجائش ہے۔۔جمہور محدثین اور فقہاء کی رائے ہے کہ۔۔تراویح ۲۰ رکعت پڑھنی چاہئیں۔۔۔تراویح کی تعدادِ رکعت میں علماء کرام کے درمیان اختلاف کی اصل بنیاد یہ ہے کہ۔۔ کیا۔۔تراویح اور تہجد ایک نماز ہے۔۔؟۔۔یا۔۔ دو الگ الگ نمازیں۔۔؟۔۔جمہور محدثین، فقہائے کرام نے اِن دونوں نمازوں کو الگ الگ نماز قرار دیا ہے۔۔۔اُن کے نقطہ نظر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق تہجد کی نماز سے ہے، جس میں انہوں نے فرمایا کہ۔۔۔"رسول اللہ ﷺ رمضان اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعت سے زائد نماز نہیں پڑھتے تھے۔"۔۔۔جس کے انہوں نے مختلف دلائل دیے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔جن میں سے بعض یہ ہیں

(۱) امام بخاریؒ نے اپنی مشہور کتاب (بخاری) میں نمازِ تہجد کا ذکر (کتاب التہجد) میں جبکہ نماز تراویح کو (کتاب صلاۃ التراویح) میں ذکر کیا ہے۔۔۔اس سے صاف ظاہر ہوتا کہ دونوں نمازیں الگ الگ ہیں، جیسا کہ جمہور علماء اور ائمہ اربعہ نے فرمایا ہے۔۔۔اگر دونوں ایک ہی نماز ہوتی۔۔۔تو امام بخاریؒ کو دو الگ الگ باب باندھنے کی کیوں ضرورت محسوس ہوتی۔۔؟۔۔امام بخاریؒ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ والی حدیث۔۔کتاب التہجد۔۔میں ذکر فرما کر اس بات کو ثابت کر دیا کہ۔۔اس حدیث کا تعلق تہجد کی نماز سے ہے۔۔نماز تراویح سے نہیں۔

(۲) تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔۔اور حدیثِ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ایسی نماز کا ذکر ہے جو رمضان کے علاوہ بھی پڑھی جاتی ہے۔

(۳) اگر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کا تعلق تراویح کی نماز سے ہے۔۔تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب باضابطہ جماعت کے ساتھ ۲۰ رکعت تراویح کا اہتمام ہوا۔۔تو۔۔کسی بھی صحابی نے اِس پر کوئی تنقید کیوں نہیں کی۔۔؟۔۔(دنیا کی کسی کتاب میں، کسی زبان میں بھی، کسی ایک صحابی کا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہا کے زمانے میں ۲۰ رکعت تراویح کے شروع ہونے پر کوئی اعتراض مذکور نہیں ہے)۔۔اگر ایسی واضح حدیث تراویح کی تعداد کے متعلق ہوتی۔۔تو۔۔سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کیسے ہمت ہوتی۔۔کہ وہ۔۔۸ رکعت تراویح کی جگہ ۲۰ رکعت تراویح شروع کر دیتے۔۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو ایک ذرا سی چیز میں بھی آپ ﷺ کی تعلیمات کی مخالفت برداشت نہیں کرتے تھے۔۔اور نبی اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ یقیناً صحابہ کرام رضی اللہ عنہا میں ہم سے بہت زیادہ تھا۔۔بلکہ ہم (یعنی آج کے مسلمان) صحابہ کی سنتوں پر عمل کرنے کے جذبہ سے اپنا کوئی مقارنہ بھی نہیں کر سکتے۔۔نیز نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔۔"ہم خلفاء راشدین کی سنتوں کو بھی مضبوطی سے پکڑ لیں"۔ (ابن ماجہ)

(۴) اگر اس حدیثِ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعلق۔۔واقعی تراویح کی نماز سے ہے (اور تہجد و تراویح ایک نماز ہے)۔۔تو رمضان کے آخری عشرہ میں نمازِ تراویح پڑھنے کے بعد تہجد کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے۔۔؟

(۵) اس حدیثِ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعلق۔۔تہجد کی نماز سے ہے۔۔جیسا کہ تمام جید محدثین نے اپنی احادیث کی کتابوں میں اس حدیث کو "تہجد کے باب" میں نقل کیا ہے۔۔کسی نے بھی "تراویح کے باب" میں نقل نہیں کیا۔ (ملاحظہ ہو: مسلم: ج ا، ص ۱۵۴، ابوداود: ج ا، ص ۱۹۶، ترمذی: ج ا، ص ۵۸، نسائی: ج ا، ص ۱۵۴، مؤطا امام مالک: ص ۴۲)۔

علامہ شمس الدین کرمانیؒ (شارح بخاری) تحریر فرماتے ہیں کہ۔۔"یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا سوال اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا جواب تہجد کے متعلق تھا۔ (الکوکب الدراری شرح صحیح البخاری ج ا ص ۱۵۵-۱۵۶)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ۔۔"صحیح یہ ہے کہ حضور اکرم گیارہ رکعت (وتر کے ساتھ) پڑھتے تھے وہ تہجد کی نماز تھی۔"

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ۔۔ ''یہ حدیث تہجد کی نماز پر محمول ہے جو رمضان اور غیر رمضان میں برابر تھی۔'' (مجموعہ فتاوی عزیزی ص ۱۲۵)

نمازِ تراویح نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ۔۔ ''رسول اللہ ﷺ نے (رمضان کی) ایک رات مسجد میں نماز تراویح پڑھی۔۔لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔۔ پھر دوسری رات کی نماز میں شرکاء زیادہ ہو گئے۔۔تیسری یا چوتھی رات آپ ﷺ نماز تراویح کے لیے مسجد میں تشریف نہ لائے۔۔اور۔۔صبح کو فرمایا کہ۔۔میں نے تمہارا شوق دیکھ لیا اور میں اس ڈر سے نہیں آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر رمضان میں فرض نہ کر دی جائے۔۔ (صحیح مسلم، الترغیب فی صلاۃ التراویح)۔۔۔اِن دو یا تین رات کی تراویح کی رکعت کے متعلق کوئی تعداد احادیثِ صحیحہ میں مذکور نہیں ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔۔ ''رسول اللہ ﷺ قیام رمضان کی ترغیب تو دیتے تھے۔۔لیکن وجوب کا حکم نہیں دیتے۔۔ آپ ﷺ فرماتے کہ جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز (تراویح) پڑھے۔۔اور۔۔ وہ ایمان کے دوسرے تقاضوں کو بھی پورا کرے۔۔اور۔۔ثواب کی نیت سے یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیں گے۔۔رسول اللہ ﷺ کی وفات تک یہی عمل رہا۔۔دورِ صدیقی۔۔اور۔۔ ابتداء عہد فاروقی میں بھی یہی عمل رہا۔۔۔ (صحیح مسلم۔ الترغیب فی صلاۃ التراویح)

صحیح مسلم کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ۔۔ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں۔۔سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت۔۔اور۔۔سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں۔۔نماز تراویح جماعت سے پڑھنے کا کوئی اہتمام نہیں تھا۔۔ صرف ترغیب دی جاتی تھی۔۔ البتہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں یقینا تبدیلی ہوئی ہے۔۔۔۔۔اس تبدیلی کی وضاحت مضمون میں محدثین اور فقہائے کرام کی تحریروں کی روشنی میں آ رہی ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث۔۔ (جس میں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعت سے زائد نماز نہیں پڑھتے تھے)۔۔میں لفظِ تراویح کا ذکر نہیں ہے۔۔لہٰذا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق۔۔تہجد کی نماز۔۔۔ سے ہے کیونکہ۔۔محدثین نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو ''تہجد کے باب'' میں نقل کیا ہے، تراویح کے باب میں نہیں۔ (ملاحظہ ہو: صحیح مسلم: ج ا ص ۱۵۴، ابوداود: ج ا، ص ۱۹۶، الترمذی: ج ا ص ۵۸، النسائی: ج ا ص ۱۵۴، موطا امام مالک: ص ۴۲)۔۔اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان محدثین کے نزدیک یہ حدیث تہجد کی نماز سے متعلق ہے۔۔تراویح سے متعلق نہیں۔

مشہور محدث امام محمد بن نصر مروزیؒ نے اپنے مشہور کتاب (قیام اللیل، ص ۹۱ اور ۹۲) میں قیام رمضان کا باب باندھ کر بہت سی حدیثیں اور روایتیں نقل فرمائی ہیں۔۔مگر مذکورہ بالا حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا نقل نہیں فرمائی۔۔اس لیے کہ۔۔ان

کے نزدیک یہ حدیث تراویح کے متعلق ہے ہی نہیں۔

علامہ ابن قیمؒ نے اپنی مشہور و معروف کتاب (زادالمعاد ص ۸۶) میں قیام اللیل (تہجد) کے بیان میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔۔علاوہ ازیں اس روایت کے متعلق حافظ حدیث امام قرطبیؒ کا یہ قول بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے کہ۔۔ بہت سے اہل علم حضرات اس روایت کو مضطرب مانتے ہیں۔ (عینی شرح بخاری ج ۷ ص ۱۸۷)

نمازِتراویح خلفاء راشدین کے زمانے میں

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں کتنی تراویح پڑھی جاتی تھیں۔۔؟۔۔احادیث صحیحہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کوئی واضح عمل مذکور نہیں ہے۔۔ گویا اس دور کا معمول حسبِ سابق رہا اور لوگ اپنے طور پر نماز تراویح پڑھتے رہے۔۔ واضح رہے کہ۔۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت (یعنی دو ماہِ رمضان المبارک) میں۔۔ نماز تراویح باقاعدہ جماعت کے ساتھ ایک مرتبہ بھی ادا نہیں ہوئی۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اپنے عہد خلافت میں لوگوں کو دیکھا کہ۔۔ تنہا تنہا تراویح کی نماز پڑھ رہے ہیں۔۔تو۔۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں جمع کیا۔۔ اور۔۔ عشاء کے فرائض کے بعد وتروں سے پہلے۔۔ باجماعت ۲۰ رکعت نماز تراویح میں۔۔ قرآن کریم مکمل کرنے کا باضابطہ سلسلہ شروع کروایا۔

حضرت عبد الرحمن قاریؒ فرماتے ہیں کہ۔۔ ''میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رمضان میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ لوگ مختلف گروپوں میں علیحدہ علیحدہ نماز تراویح پڑھ رہے ہیں۔۔ کوئی اکیلا پڑھ رہا ہے۔۔ اور کسی کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی شریک ہیں۔۔ اس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ۔۔'' واللہ! میرا خیال ہے کہ اگر ان سب کو ایک امام کی اقتداء میں جمع کر دیا جائے تو بہت اچھا ہے اور سب کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا۔۔۔ حضرت عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ پھر جب ہم دوسری رات نکلے اور دیکھا کہ سب لوگ ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز تراویح ادا کر رہے ہیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ۔۔ یہ بڑا اچھا طریقہ ہے۔۔ اور مزید فرمایا کہ۔۔ ابھی تم رات کے جس آخری حصہ (تہجد) میں سو جاتے ہو، وہ اس (تراویح) سے بھی بہتر ہے جس کو تم نماز میں کھڑے ہو کر گزارتے ہو۔ (مؤطا امام مالکؒ، باب ماجاء فی قیام رمضان)

حضرت یزید بن رومانؒ فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۳ رکعت (۲۰ تراویح اور ۳ وتر) ادا فرماتے تھے۔ (مؤطا امام مالکؒ، باب ماجاء فی قیام رمضان، ص ۹۸)

علامہ بیہقیؒ نے کتاب المعرفہ میں نقل کیا ہے کہ۔۔'' حضرت سائب بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ۔۔ حضرت عمر فاروق رضی

اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہم ۲۰ رکعت تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ امام زیلعیؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔
(نصب الرای ج ۲ ص ۱۵۴)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان کی راتوں میں نماز پڑھائیں۔۔۔ چنانچہ فرمایا کہ۔۔۔لوگ سارا دن روزہ رکھتے ہیں اور قراءت اچھی طرح نہیں کر سکتے۔۔ اگر آپ رات کو انہیں (نماز میں) قرآن سنائیں تو بہت اچھا ہوگا۔۔۔پس حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں ۲۰ رکعتیں پڑھائیں۔ (مسند احمد بن منیع بحوالہ اتحاف الخیرۃ المہرۃ للبوصیری علی المطالب العالیہ ج ۲ ص ۴۲۴)

موطا امام مالک میں یزید بن خصیفہؒ کے طریق سے سائب بن یزیدؒ کی روایت ہے کہ۔۔۔"عہد فاروقی میں بیس رکعت تراویح تھیں"۔ (فتح الباری لابن حجر ج ۴ ص ۳۲۱، نیل الاوطار للشوکانی ج ۲ ص ۵۱۴)

حضرت محمد بن کعب القرظیؒ (جو جلیل القدر تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ۔۔۔"لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے"۔ (قیام اللیل للمروزی ص ۱۵۷)

حضرت یحییٰ بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ۔۔۔"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہنے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے"۔ (مصنف بن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ۔۔۔"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع فرمایا۔۔۔وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے"۔ (ابوداود ج ۱ ص ۲۱۱، باب القنوت والوتر)

حضرت سائب بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ۔۔۔"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں تین رکعت (وتر) اور بیس رکعت (تراویح) پڑھی جاتی تھیں"۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۰۱، حدیث نمبر ۷۷۶۳)

حضرت سائب بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ۔۔۔"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہم ۲۰ رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔۔۔اور۔۔۔قاری صاحب سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہکے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے"۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت ابوالحسناءؒ سے روایت ہے کہ۔۔۔"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ۔۔وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھائے"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت ابوعبدالرحمن السلمیؒ سے روایت ہے کہ۔۔۔"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا۔۔۔پھر ان میں سے ایک قاری کو حکم دیا کہ۔۔۔وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے اور۔۔۔حضرت علیرضی اللہ عنہ خود انہیں وتر

پڑھاتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۴۹۶)

نمازِ تراویح سے متعلق صحابہ وتابعین کا عمل

حضرت اعمشؒ فرماتے ہیں کہ۔۔۔"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول بھی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھنے کا تھا۔" (قیام اللیل للمروزی ص ۱۵۷)

حضرت حسن بصریؒ حضرت عبدالعزیز بن رفیعؒ سے روایت کرتے ہیں کہ۔۔۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔" (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت عطا ابن ابی رباحؒ (جلیل القدر تابعی، تقریباً ۲۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے) فرماتے ہیں کہ۔۔۔"میں نے لوگوں (صحابہ) کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے پایا ہے"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت ابراہیم نخعیؒ (جلیل القدر تابعی، کوفہ کے مشہور و معروف مفتی) فرماتے ہیں کہ۔۔۔"لوگ رمضان میں پانچ ترویحہ سے بیس رکعت پڑھتے تھے"۔ (کتاب الآثار بروایت ابی یوسف ص ۴۱)

حضرت شتیر بن شکلؒ (نامور تابعی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد) لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے"۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت ابوالبختریؒ (اہل کوفہ میں اپنا علمی مقام رکھتے تھے، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمر فاروق اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہم کے شاگرد)۔آپ کے بارے میں روایت ہے کہ۔۔"آپ رمضان میں پانچ ترویحہ سے بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت سوید بن غفلہؒ (حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے)۔آپ کے بارے میں ابوالخضیبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہؒ رمضان میں "پانچ ترویحہ" سے بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت ابن ابی ملیکہؒ (جلیل القدر تابعی، تقریباً تیس صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوئے) آپؒ کے متعلق حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ۔۔۔"حضرت ابن ابی ملیکہؒ ہمیں رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

نمازِ تراویح سے متعلق اکابرین امت کے اقوال

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک: ۔۔علامہ ابن رشدؒ لکھتے ہیں کہ۔۔۔"امام ابوحنیفہؒ کے ہاں قیام رمضان بیس رکعت ہے"۔
(بدایۃ المجتہد ج ا ص ۲۱۴)

امام فخر الدین قاضی خانؒ لکھتے ہیں کہ۔۔امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ۔۔۔"رمضان میں ہر رات بیس یعنی پانچ ترویحہ وتر کے علاوہ پڑھنا سنت ہے"۔ (فتاویٰ قاضی خان ج ا ص ۱۱۲)

علامہ علاء الدین کاسانی حنفیؒ لکھتے ہیں کہ۔۔جمہور علماء کا صحیح قول یہ ہے کہ۔۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تراویح پڑھانے پر جمع فرمایا تو۔۔۔انہوں نے بیس رکعت تراویح پڑھائی اور اس بات پر صحابہ کرام کی طرف سے اجماع تھا"۔ (بدائع الصنائع)

امام مالکؒ کے نزدیک: ۔۔۔امام مالکؒ کے مشہور قول کے مطابق تراویح کی ۳۶ رکعت ہیں۔۔۔جبکہ ان کے ایک قول کے مطابق" بیس رکعت "سنت ہیں۔علامہ ابن رشد قرطبی مالکیؒ فرماتے ہیں کہ۔۔۔امام مالکؒ نے ایک قول میں بیس رکعت تراویح کو پسند فرمایا ہے۔ (بدایۃ المجتہد ج ا ص ۲۱۴)

مسجد حرام میں تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد ترویحہ کے طور پر اہلِ مکہ ایک طواف بھی کر لیا کرتے تھے۔۔(یعنی بجائے آرام کرنے کے طواف کا عظیم ثواب بھی حاصل کر لیتے اور اہلِ مدینہ منورہ دورانِ ترویحہ چونکہ طواف کی عظیم سعادت حاصل نہیں کر سکتے تھے)۔۔۔اس لئے اہلِ مدینہ منورہ نے ہر ترویحہ پر چار چار رکعت نفل پڑھنی شروع کر دیں۔۔۔تو اس طرح امام مالکؒ کی ایک رائے میں ۳۶ رکعت ہوگئیں (یعنی ۲۰ رکعت تراویح اور ۱۶ رکعت نفل)۔

امام شافعیؒ کے نزدیک: ۔۔۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ۔۔۔"مجھے بیس رکعت تراویح پسند ہیں، مکہ مکرمہ میں بیس رکعت ہی پڑھتے ہیں"۔(قیام اللیل ص ۱۵۹)۔۔ایک دوسرے مقام پر امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ۔۔۔"میں نے اپنے شہر مکہ مکرمہ میں لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے پایا ہے"۔ (ترمذی ج ا ص ۱۶۶)۔۔علامہ نووی شافعیؒ لکھتے ہیں کہ۔۔"تراویح کی رکعت کے متعلق ہمارا (شوافع) مسلک وتر کے علاوہ دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعت کا ہے۔۔اور۔۔بیس رکعت پانچ ترویحہ ہیں۔۔اور۔۔ایک ترویحہ چار رکعت کا دو سلاموں کے ساتھ۔۔یہی امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کا مسلک ہے۔۔اور۔۔قاضی عیاضؒ نے بیس رکعت تراویح کو جمہور علماء سے نقل کیا ہے۔ (المجموع)

امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک: ۔۔۔فقہ حنبلی کے ممتاز ترجمان علامہ ابن قدامہؒ لکھتے ہیں۔۔"امام ابوعبداللہ (احمد بن حنبلؒ) کا پسندیدہ قول بیس رکعت کا ہے"۔۔اور۔۔حضرت سفیان ثوریؒ بھی یہی کہتے ہیں۔۔اور۔۔ان کی دلیل یہ ہے کہ ۔۔"جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کیا تو وہ "بیس

رکعت'' پڑھتے تھے۔۔۔نیز حضرت امام احمد ابن حنبلؒ کا استدلال حضرت یزید وعلی رضی اللہ عنہما کی روایات سے ہے۔۔۔ابن قدامہؒ کہتے ہیں کہ۔۔''یہ بمنزلہ اجماع کے ہے''۔۔نیز فرماتے ہیں کہ۔۔''جس چیز پر حضورِ اکرم ﷺ کے صحابہ عمل پیرا رہے ہوں، وہی اتباع کے لائق ہے۔۔۔(المغنی لابن قدامہ ج ۲ ص ۱۳۹، صلاۃ التراویح)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ۔۔''جمہور اہل علم کا مسلک وہی ہے جو حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ۔۔''تراویح میں بیس رکعت ہیں''۔۔۔حضرت سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔۔اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ۔۔''میں نے اہل مکہ کو بیس رکعت پڑھتے دیکھا''۔۔(ترمذی، ماجاء فی قیام شہر رمضان)۔۔۔امام ترمذیؒ نے اس موقع پر تحریر کیا ہے کہ۔۔''بعض حضرات مدینہ منورہ میں ۴۱ رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔۔لیکن امام ترمذیؒ نے اہل مکہ یا اہل مدینہ میں سے''۸ تراویح''، پر کسی کا عمل نقل نہیں کیا۔

مسلم شریف کی سب سے مشہور ومعروف شرح لکھنے والے علامہ نوویؒ (جو ریاض الصالحین کے مصنف بھی ہیں) فرماتے ہیں کہ۔۔''قیام رمضان سے مراد تراویح ہے''۔۔۔اور تمام علماء متفق ہیں کہ۔۔''یہ نماز اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے''۔۔البتہ اس میں کچھ اختلاف ہے کہ۔۔''گھر میں اکیلا پڑھنا بہتر ہے۔۔یا۔۔مسجد میں باجماعت۔۔؟۔۔تو امام شافعیؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ، بعض مالکی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں کہ۔۔''باجماعت پڑھنا بہتر ہے۔۔چونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا ہی کیا۔۔اور اس پر مسلسل عمل جاری ہے۔۔حتیٰ کہ یہ مسلمانوں کی ظاہری علامات میں سے ایک علامت ہے۔۔۔(شرح مسلم للنووی ملخص: الترغیب فی قیام رمضان)

نیز علامہ نوویؒ فرماتے ہے کہ۔۔۔''جان لو کہ نماز تراویح کے سنت ہونے پر تمام علماء کا اجماع ہے۔۔اور۔۔یہ بیس رکعت ہیں۔۔جن میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے''۔۔۔(الاذکار ص ۸۳)

علامہ عینیؒ (صحیح بخاری شریف کی شرح لکھنے والے) تحریر فرماتے ہیں کہ۔۔''حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں تراویح کی بیس رکعت پڑھی جاتی تھیں''۔۔(عینی ج ۷ ص ۱۷۸)

شیخ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ۔۔''تراویح بیس رکعتیں ہیں۔۔جن کا طریقہ معروف ومشہور ہے۔۔اور۔۔یہ سنت موکدہ ہے''۔۔۔(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۳۲)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ۔۔''تراویح نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔۔اور۔۔یہ بیس رکعت ہیں''۔۔۔(غنیۃ الطالبین ص ۲۶۷، ۲۶۸)

مولانا قطب الدین خان محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔۔''اجماع ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر کہ تراویح کی بیس رکعت ہیں''۔۔۔(مظاہر حق ج ۱ ص ۴۳۶)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی سب سے مشہور و معروف کتاب (حجۃ اللہ البالغہ) میں تحریر کیا ہے کہ۔۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ کے زمانہ میں تراویح کی بیس رکعت مقرر ہوئی تھیں۔۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ نے قیام رمضان میں تین چیزیں زیادہ کی ہیں:

(۱) مسجدوں میں جمع ہونا:۔۔۔کیونکہ اس سے عوام وخواص پر آسانی ہوتی ہے۔

(۲) اس کو شروع رات میں ادا کرنا:۔۔۔جبکہ اخیر رات میں پڑھنا زیادہ افضل ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس طرف اشارہ فرمایا۔

(۳) تراویح کی تعداد بیس رکعت۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۶۷)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔۔ ”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں جو طریقہ بیس رکعت پڑھانے کا ہوا، اس کو علماء نے اجماع کے مثل شمار کیا ہے“۔۔۔ (عون الباری ج ۴ ص ۳۱۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی مکمل عبارت اور اس کا صحیح مفہوم

عَنْ اَبِي سَلْمٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّه اَخْبَرَه اَنَّه سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِه عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثاً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ (بخاری، کتاب التہجد)

ترجمہ:۔۔ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ کی رمضان میں نماز کی کیا کیفیت ہوا کرتی تھی۔۔؟۔۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: اللہ کے رسول ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔۔ آپ ﷺ پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے۔۔ اور ان کی خوبی اور ان کی لمبائی کے بارے میں مت پوچھو (کہ وہ کتنی خوب اور کتنی لمبی ہوا کرتی تھیں)۔۔ پھر آپ چار رکعت اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔۔ پھر تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں۔۔؟۔۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میری آنکھیں سوتی ہیں، میرا دل نہیں سوتا۔

وضاحت:۔۔ یاد رکھیں!۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کا اصل تعلق ”تہجد“ کی نماز سے ہے۔۔ اور۔۔ تہجد اور تراویح دو الگ الگ نمازیں ہیں۔۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔

اس حدیث میں حضورا کرم ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کی گئی کہ آپ ﷺ پہلے خوب لمبے قیام ور کوع وسجدہ والی چار رکعت ادا کرتے تھے۔۔پھر۔۔خوب لمبے قیام ور کوع وسجدہ والی چار رکعت ادا کرتے تھے۔۔اور پھر۔۔تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔۔۔حدیث کے الفاظ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ۔۔سوال اور جواب کا اصل مقصد حضورا کرم ﷺ کی نماز کی کیفیت کو بیان کرنا ہے۔۔نہ رکعت کی تعداد نہیں۔۔۔مگر بعض حضرات نے۔۔"تہجد اور تراویح"۔۔کی نماز کو ایک سمجھ کر حدیث میں وارد گیارہ میں سے۔۔"آٹھ"۔۔۔کے لفظ کو"تراویح" کے لیے لے لیا۔۔لیکن گیارہ رکعت پڑھنے کی کیفیت ۔۔اور۔۔تین رکعت وتر کو۔۔نظر انداز کر دیا۔

اگر۔۔نماز تہجد۔۔اور۔۔نماز تراویح۔۔ایک ہی نماز ہے۔۔اور۔۔تراویح کے آٹھ رکعت ہونے کی یہی حدیث دلیل ہے۔۔تو چاہیے کہ۔۔اس حدیث کے تمام اجزاء پر عمل کیا جائے۔۔اور۔۔اس میں بیان کردہ۔۔پوری کیفیت کے ساتھ۔۔نماز تراویح ادا کی جائے۔۔یا کم از کم۔۔اس کے مسنون ہونے کو بیان کیا جائے۔۔؛مگر اس حدیث سے صرف "آٹھ" کا لفظ تو لے لیا۔۔مگر۔۔آٹھ رکعت نماز کی کیفیت کو چھوڑ دیا۔۔کیونکہ۔۔اس میں لمبی لمبی چار چار رکعت پڑھنے کا ذکر ہے ۔۔اور۔۔تین رکعت وتر کا ذکر ہے۔۔نیز وتر کے لیے "تین" کے لفظ کو چھوڑ کر۔۔صرف ایک ہی رکعت وتر کو اپنی سہولت کے لیے اختیار کرلیا۔۔۔اس حدیث میں ہے کہ۔۔آپ ﷺ آٹھ رکعت پڑھنے کے بعد "سو" جاتے۔۔پھر وتر پڑھتے تھے۔۔ حالانکہ ماہِ رمضان میں۔۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت سے سارے حضرات۔۔نماز عشاء کے ساتھ تراویح پڑھنے کے فوراً بعد۔۔وتر جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔۔بخاری شریف کی اس حدیث کے صرف۔۔"آٹھ"۔۔۔کے لفظ کو لے کر ۔۔باقی تمام امور کو چھوڑ نا۔۔یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر عمل کرنا نہیں ہوا۔۔بلکہ اپنے اسلاف کے "قرآن وحدیث فہمی" پر قناعت کرنا ہے۔۔اور۔۔یہی تقلید ہے۔۔حالانکہ۔۔بخاری شریف میں ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دوسری حدیث ہے۔۔ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَا بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ (باب ما يقرأ في ركعتي الفجر) ۔۔یعنی اللہ کے رسول ﷺ تہجد کی نماز تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔۔اور۔۔جب فجر کی اذان سنتے تو دو ہلکی رکعت ادا کرتے (یعنی فجر کی سنت)۔۔۔اس حدیث پر ذرا غور فرمائیں کہ۔۔گیارہ رکعت والی حدیث بھی صحیح بخاری میں ہے۔۔اور۔۔تیرہ رکعت والی حدیث بھی صحیح بخاری میں ہے۔۔اور۔۔دونوں حدیثیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہیں۔۔تو سمجھ میں نہیں آتا کہ۔۔گیارہ رکعت والی حدیث میں سے لفظ آٹھ کو تو لے لیا۔۔اور۔۔تیرہ رکعت والی حدیث کو بالکل ہی چھوڑ دیا۔۔حالانکہ۔۔تیرہ رکعت والی حدیث میں۔۔"کان"۔۔کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو عربی زبان میں ماضی استمرار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔۔یعنی آپ ﷺ کا تیرہ رکعت پڑھنے کا معمول تھا۔۔۔نماز تہجد اور نماز تراویح۔۔کو ایک کہنے والے حضرات۔۔قرآن وحدیث کی روشنی میں دونوں احادیث میں تطبیق دینے سے قاصر ہیں۔۔جب پوچھا جاتا ہے کہ۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آٹھ رکعت والی حدیث میں

۔۔تو چار چار رکعت پڑھنے کا تذکرہ ہے۔۔لیکن عمل دو دو رکعت پڑھنے کا ہے۔۔تو جواب میں۔۔دوسری حدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے۔۔جس میں۔۔نمازِ تہجد۔۔کو دو دو رکعت۔۔پڑھنے کا تذکرہ ہے۔۔اور۔۔وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔۔جو صحیح بخاری ہی (کے کتاب الوتر) میں ہے: ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ۔۔(یعنی حضور اکرم ﷺ نے وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر نمازِ تہجد پہلے دو رکعت ادا کی، پھر دو رکعت ادا کی، پھر دو رکعت ادا کی، پھر دو رکعت ادا کی، پھر دو رکعت ادا کی، پھر دو رکعت ادا کی، پھر وتر پڑھے)۔۔۔بخاری کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ۔۔حضور اکرم ﷺ نمازِ وتر کے علاوہ۔۔دو دو رکعت کر کے۔۔تہجد کی۔۔کل بارہ رکعتیں۔۔ادا فرماتے۔۔۔آٹھ رکعت تراویح کا موقف رکھنے والے حضرات کے نزدیک۔۔تراویح اور تہجد۔۔ایک ہی نماز ہے تو۔۔ان احادیث میں تطبیق کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔۔غرض یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پہلی حدیث سے آٹھ کا لفظ لیا۔۔اور۔۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث سے دو دو رکعت پڑھنے کو لیا۔۔اس لحاظ سے نہ تو۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر عمل ہوا۔۔اور نہ ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث پر عمل ہوا۔۔بلکہ اپنے اسلاف کی تقلید ہوئی۔۔حالانکہ۔۔یہ تینوں احادیث صحیح بخاری کی ہی ہیں۔۔معلوم ہوا کہ۔۔نمازِ تراویح اور نمازِ تہجد کو۔۔ایک قرار دینا ہی غلط ہے۔۔کیونکہ۔۔اس کا ثبوت دلائل شرعیہ سے نہیں دیا جا سکتا ہے۔۔۔چاروں ائمہ میں سے کوئی بھی دونوں نمازوں کو ایک قرار دینے کا قائل نہیں ہے۔۔امام بخاریؒ تو تراویح کے بعد تہجد بھی پڑھا کرتے تھے۔۔امام بخاریؒ تراویح باجماعت پڑھا کرتے تھے۔۔اور۔۔ہر رکعت میں بیس آیتیں پڑھا کرتے تھے ۔۔اور۔۔پورے رمضان میں تراویح میں صرف ایک ختم کرتے تھے۔۔جب کہ تہجد کی نماز امام بخاریؒ تنہا پڑھا کرتے تھے ۔۔اور۔۔تہجد میں ہر تین رات میں ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔۔۔(امام بخاریؒ کے اس عمل کی تفصیلات پڑھنے کے لیے صحیح بخاری کی سب سے مشہور و معروف شرح ''فتح الباری'' کے مقدمہ کا مطالعہ فرمائیں)۔

بس بات صحیح یہی ہے کہ۔۔نمازِ تراویح۔۔اور۔۔نمازِ تہجد۔۔دو الگ الگ نمازیں ہیں۔۔تہجد کی نماز تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے متعین ہوئی ہے، سورۃ المزمل کی ابتدائی آیات (یَا اَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ......) پڑھ لیں۔۔جبکہ۔۔تراویح کا عمل حضور اکرم ﷺ کے فرمان سے مشروع ہوا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔۔''سَنَنْتُ لَہٗ قِیَامَہٗ (نسائی، ابن ماجہ) یعنی تراویح کا عمل میں نے مسنون قرار دیا ہے۔۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں جماعت کے ساتھ بیس رکعت کا باقاعدہ اہتمام کے ساتھ شروع ہونا، روز روشن کی طرح واضح ہے۔۔جیسا کہ محدثین و علماء کرام کے اقوال، حوالہ جات کے ساتھ اوپر تحریر کیے جا چکے ہیں۔۔لہٰذا اس حقیقت کا انکار کرنا صرف اور صرف ہٹ دھرمی ہے۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کا تعلق تہجد کی نماز سے ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کم کبھی زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

ایک شبہ کا ازالہ

بعض حضرات نے ابن خزیمہ وابن حبان میں وارد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت کیا ہے کہ۔۔" آپ ﷺ نے رمضان میں آٹھ رکعات تراویح پڑھیں۔۔ حالانکہ یہ روایت اس قدر ضعیف ومنکر ہے کہ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا ہے۔۔کیونکہ۔۔اس میں ایک راوی "عیسیٰ بن جاریہ" ہے،۔۔جس کی بابت محدثین نے تحریر کیا ہے کہ اس کے پاس منکر روایات ہیں۔۔جیسا کہ ۸ رکعت تراویح کا موقف رکھنے والے حضرات نے۔۔دیگر مسائل۔۔میں اس طرح کے راویوں کی روایات کو تسلیم کرنے سے منع کیا ہے۔۔اس نوعیت کی متعدد احادیث جمہور مسلمین کے پاس بھی موجود ہیں۔۔جن میں مذکور ہے کہ۔۔حضور اکرم ﷺ نے بیس رکعت تروایح پڑھیں۔۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ۔۔ بیشک نبی اکرم ﷺ ماہِ رمضان میں بلا جماعت بیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے۔۔(بیہقی، ج ۱ ص ۴۹۶، اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں، ابن عدی نے مسند میں اور علامہ بغوی نے مجمع صحابہ میں ذکر کیا ہے) (زجاجۃ المصابیح)۔۔۔حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے امام رافعیؒ کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ۔۔حضورِ اکرم ﷺ نے لوگوں کو بیس رکعت دو راتیں پڑھائیں۔۔ پھر تیسری رات کو لوگ جمع ہوگئے مگر آپ باہر تشریف نہیں لائے۔۔ پھر صبح کو فرمایا کہ۔۔ مجھے اندیشہ تھا کہ یہ تمہارے اوپر فرض نہ ہوجائے ۔۔اور۔۔تم اس کو ادا نہ کرسکو اس لیے باہر نہیں آیا۔۔

دوسرے شبہ کا ازالہ

بعض حضرات نے ایک روایت کی بنیاد پر تحریر کیا ہے کہ۔۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گیارہ رکعت تراویح کا حکم دیا تھا۔۔ حالانکہ یہ حدیث تین طرح سے منقول ہے۔۔اور۔۔ حدیث کی سند میں شدید ضعف بھی ہے۔۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح پڑھی گئیں۔۔ یہ بات سورج کی روشنی کی طرح محدثین واکابرامت نے تسلیم کی ہے۔۔جیسا کہ۔۔محدثین وعلماء کرام کے اقوال حوالہ جات کے ساتھ اوپر تحریر کیے جاچکے ہیں۔۔ لہٰذا اس حقیقت کا انکار کرنا صرف ہٹ دھرمی ہے۔۔ امام ترمذیؒ، امام غزالیؒ، علامہ نوویؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، علامہ ابن قدامہؒ، علامہ ابن تیمیہؒ ۔۔اور۔۔مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالیؒ نے بھی وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔

مشہور غیر مقلد عالم مفتی محمد حسین بٹالویؒ نے جب پہلی دفعہ ۱۲۸۴ھ میں باضابطہ طور پر فتوی جاری کیا کہ۔۔آٹھ رکعت تراویح سنت۔۔اور۔۔بیس رکعت بدعت ہے۔۔تو اس انوکھے فتوے کی ہر طرف سے مخالفت کی گئی۔۔مشہور غیر مقلد بزرگ عالم مولانا غلام رسولؒ نے خود اس فتویٰ کی سخت کلمات میں مذمت کی۔۔اور۔۔اس کو سینہ زوری قرار دیا۔۔ (رسالہ تراویح ص ۲۸،۵۶)

تیسرے شبہ کا ازالہ

کچھ حضرات کہتے ہیں کہ۔۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہا کے اقوال میں۔۔ اگر کوئی تضاد ہو۔۔تو۔۔صحابہ کے اقوال کو چھوڑ کر نبی اکرم ﷺ کے قول مبارک کو لیا جائے گا۔۔اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔۔ اگر کوئی اِس میں شک بھی کرے۔۔تو۔۔اُسے اپنے ایمان کی تجدید کرنی ہوگی۔۔لیکن۔۔ یہاں کوئی تضاد نہیں ہے۔۔کیونکہ۔۔ نبی اکرم ﷺ کے اقوال وافعال میں کہیں بھی تراویح کی کوئی تعداد مذکور نہیں ہے۔۔ نبی اکرم ﷺ کی سنتوں سے۔۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہا کو ہم سے زیادہ محبت تھی۔۔عشق تھا۔۔اور۔۔ دین میں نئی بات پیدا کرنے سے۔۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہا ہم سے زیادہ ڈرنے والے تھے۔

خصوصی توجہ

سعودی عرب کے نامور عالم، مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے (سابق) قاضی الشیخ عطیہ محمد سالمؒ (متوفی ۱۹۹۹) نے نماز تراویح کی چودہ سو سالہ تاریخ پر عربی زبان میں ایک مستقل کتاب (التراویحُ اَکْثَرُ مِنْ اَلْفِ عَامٍ فی الْمَسْجِدِ النبوی) لکھی ہے۔۔کتاب کے مقدمہ میں تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔۔"مسجد نبوی میں نماز تراویح ہو رہی ہوتی ہے تو بعض لوگ آٹھ رکعت پڑھ کر ہی رک جاتے ہیں۔۔ان کا یہ گمان ہے کہ۔۔آٹھ رکعت تراویح پڑھنا بہتر ہے۔۔اور۔۔اس سے زیادہ جائز نہیں ہے۔۔اس طرح یہ لوگ مسجد نبوی میں بقیہ تراویح کے ثواب سے محروم رہتے ہیں۔۔ان کی اس محرومی کو دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔۔لہٰذا میں یہ کتاب لکھ رہا ہوں۔۔تاکہ۔۔ان لوگوں کے شکوک وشبہات ختم ہوں۔۔اور۔۔ان کو بیس رکعت تراویح پڑھنے کی توفیق ہو جائے"۔۔۔اس کتاب میں ۱۴۰۰ سالہ تاریخ پر مدلل بحث کرنے کے بعد شیخ عطیہ محمد سالمؒ لکھتے ہیں۔۔"اس تفصیلی تجزیہ کے بعد۔۔ہم اپنے قراء سے۔۔اولاً۔۔تو یہ پوچھنا چاہیں گے کہ۔۔ کیا ایک ہزار سال سے زائد اس طویل عرصہ میں کسی ایک موقع پر بھی یہ ثابت ہے کہ۔۔مسجد نبوی میں مستقل آٹھ تراویح پڑھی جاتی تھیں۔۔؟۔۔یا۔۔چلیں بیس سے کم تراویح پڑھنا ہی ثابت ہو۔۔؟۔۔ بلکہ ثابت تو یہ ہے کہ۔۔پورے چودہ سو سالہ دور میں۔۔بیس۔۔یا۔۔اس سے زائد۔۔ہی پڑھی جاتی تھیں۔۔دوسرا سوال یہ ہے کہ۔۔کیا کسی صحابی۔۔یا۔۔ماضی کے کسی ایک عالم نے بھی یہ فتویٰ دیا کہ۔۔۸ سے زائد تراویح جائز نہیں ہیں۔۔اور۔۔اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اس فتوے کی بنیاد بنایا ہو۔۔؟

امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

مفسر قرآن شیخ جلال الدین سیوطی شافعی مصریؒ (۸۴۹ھ–۹۱۱ھ) نے اپنی کتاب تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی

حنیفہ رحمۃ اللہ'' میں بخاری و مسلم و دیگر کتب حدیث میں وارد نبی اکرم ﷺ کے اقوال مبارکہ۔۔۔''اگر ایمان ثریا ستارے کے قریب بھی ہوگا تو اہل فارس میں سے بعض لوگ اس کو حاصل کرلیں گے''۔(بخاری)۔۔۔''اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس بھی ہوگا تو اہلِ فارس میں سے ایک شخص اس میں سے اپنا حصہ حاصل کرلے گا۔''(مسلم)۔۔۔اگر علم ثریا ستارے پر بھی ہوگا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو حاصل کرلے گا۔''(طبرانی)۔۔۔''اگر دین ثریا ستارہ پر بھی معلق ہوگا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔''(طبرانی)۔۔۔ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ابوحنیفہؒ (شیخ نعمان بن ثابت) کے بارے میں ان احادیث میں بشارت دی ہے اور یہ احادیث امام صاحب کی بشارت وفضیلت کے بارے میں ایسی صریح ہیں کہ ان پر مکمل اعتماد کیا جاتا ہے۔

اسی طرح شیخ ابن حجر الہیتمی المکی الشافعی (۹۰۹ھ — ۹۷۳ھ) نے اپنی مشہور ومعروف کتاب "الخیرات الحِسان فی مناقبِ امام اَبی حنیفہ" میں تحریر کیا ہے کہ۔۔۔''شیخ جلال الدین سیوطیؒ کے بعض تلامذہ نے فرمایا اور جس پر ہمارے مشائخ نے بھی اعتماد کیا ہے کہ۔۔۔''ان احادیث کی مراد بلاشبہ امام ابوحنیفہؒ ہیں، اس لیے کہ اہلِ فارس میں ان کے معاصرین میں سے کوئی بھی علم کے اس درجہ کو نہیں پہنچا جس پر امام صاحب فائز تھے۔''

وضاحت:۔۔۔ان احادیث کی مراد میں اختلاف رائے ہوسکتا ہے۔۔۔مگر۔۔۔عصرِ قدیم سے عصرِ حاضر تک ہر زمانہ کے محدثین وفقہاء اور ہر مکتبہ فکر کے جید علماء کرام کی ایک کثیر جماعت نے تحریر کیا ہے کہ۔۔۔''ان احادیث سے مراد حضرت امام حنیفہؒ ہیں''۔۔۔علماء شوافع نے خاص طور پر اس قول کو مدلل کیا ہے، جیسا کہ شافعی مکتبہ فکر کے مذکورہ بالا دو مشہور جید علماء کے اقوال ذکر کیے گئے۔

